رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۹۹ | مورخہ ۳۰ جون سنہ ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۳ شوال سنہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی مع قافلہ بخیریت ۲۶ کی صبح کو ۱۱ بجے راول پنڈی پہنچنے کی اطلاع موصول ہو گئی ہے۔ آج (۲۸) انشاء اللہ حضور کشمیر پہنچ جائینگے۔ جہاں حضور کو خط لکھنے کا پتہ معرفت پوسٹماسٹر صاحب سرینگر ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے اپنے بعد جماعت قادیان کا امیر حضرت مولوی شیر علی صاحب کو مقرر فرمایا

۲۷ کو کسی قدر بارش ہوئی۔ جس سے آیندہ کے متعلق خوشگوار امید باندہی جا سکتی ہے۔

گذشتہ پرچہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے متعلق اطلاع نہیں دی جا سکی۔ وہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح کے ہمراہ تشریف لے گئے ہیں ؛

نومسلموں کے خطوط احمدی مبلغ کے نام

ذیل میں چند نومسلموں کے خطوط کا ترجمہ دیا جاتا ہے جو مکرم مولوی عبدالرحیم صاحب مبلغ احمدیت کو انہوں نے انگلستان میں لکھے۔ ان سے معلوم ہو سکتا ہے کہ ہمارے مغربی نومسلم بھائیوں اور بہنوں میں اسلام سے کس قدر اخلاص اور محبت ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کے ایقان اور ایمان میں ترقی دے اور دوسروں کے لئے موجب ہدایت بنائے (ایڈیٹر)

حمیدہ سٹرڈ لکھتی ہیں :-

دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ ان لوگوں کو جو اسلام اور حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کی طرف سے مردوں کی طرح غیر متوجہ ہیں دوبارہ زندگی عطا فرمائے۔ انکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے گلہ میں واپس لائے۔ اور یہ آپ کے توسط سے عمل میں آئے۔ ہاں آپ کے توسط سے جنہیں اللہ نے بعید مغربی افریقہ میں آنحضرت ؐ کی مقدس "بشریٰ" کی اشاعت کے منصب پر ممتاز فرمایا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرونگی۔ کہ میں پھر بھی آپکو دیکھوں۔ مجھے یقین ہے کہ ہائڈ پارک میں ان لوگوں کی کثیر تعداد جو اسلام کی تعلیم میں دلچسپی لینے لگے ہیں۔ آپ کی عدم موجودگی کا احساس کریگی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس نیکی کا دس گنا اجر دے۔ جو آپ نے انگریز احمدیوں اور عوام میں پیدا کی ہے

(۲) عزیزہ مس صالحہ ایڈیسن لکھتی ہیں :- آپ اتوار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی سیج کو اپنے کام کے نتائج کی نسبت افسردہ خاطر معلوم ہوتے تھے۔ لیکن اگر لوگوں نے آپ کی تعلیم قبول نہ کی ہو تاہم وہ اسے فراموش نہیں کرسکتے۔ اگر میں پارک میں آپ کی تقریریں سننے سے آگے قدم نہ اٹھاتی۔ تو بھی جو کچھ میں نے سنا تھا۔ میں اسے کبھی نہ بھولتی۔ پھر اس ملک میں بہت سے لوگ ایسے ہیں۔ جو اپنی روحانی حالت کے متعلق گفتگو کرنے کے بہت خلاف ہیں۔ اس لئے غالباً میری طرح بہت سے لوگ ہیں۔ جو خیال کرتے ہیں اور جانتے ہیں۔ کہ آپ نے ان کے ساتھ کیا نیکی کی ہے۔ مگر اپنے اعتراف خوبی کا اظہار کرنے کے قابل نہیں۔

(۳) مس گو.ن تحریر فرماتی ہیں:۔

اے ہندوستانی بھائی! تم میرے لئے اور بہت سے دوسرے لوگوں کے لئے لنڈن میں روحانی مدد کا کام کرتے رہے ہو۔ میری دعا ہے کہ خدا تمہارے کام کو بابرکت کرے۔

اب پیارے بھائی نیر! افریقہ میں اپنی صحت کا بہت خیال رکھیں۔ اور پارک میں ہمارے پاس ضرور واپس آئیں میں خدا سے دعا کرتی رہونگی کہ وہ تمہاری مدد کرے اور تمہیں برکت دے۔

(۴) جہاز ایس ایس بروڈو کے افسر ثانی عزیزی اخویم احمد فرینک سی باوان جہاز پر سے لکھتے ہیں:۔

عبدالرحمٰن (کلمہ محبت ہے) ہم صرف دو روز جہاز پر اکٹھے رہے ہیں کاش! ہم کچھ دن اور جہاز پر اکٹھے رہتے۔

میں اپنا قرآن ہر روز پڑھتا رہا ہوں۔ اور جس قدر زیادہ میں پڑھتا ہوں۔ اسی قدر زیادہ میں اسے پسند کرتا ہوں۔ یہ لاریب الہام ربانی کی ایک عجیب کتاب ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بے شک مجھ پر بہت رحم کیا میں دیکھتا ہوں کہ قرآن درحقیقت ایک عجیب الہام ہے اور میں بہت خوش ہوں کہ عبدالرحمٰن! کہ میری تم سے ملاقات ہوئی۔ اب کیا یہ عجیب امر نہیں کہ ہم کس طرح کسی پوشیدہ طاقت کے کام سے ایک دوسرے سے ملاقی ہوگئے۔

عبدالرحمٰن! اگر تم مجھ سے کوئی خدمت لینا چاہو۔ تو ذرا مجھے لکھنے میں تامل نہ کرنا۔ جب سے تم گئے ہو میں تمہاری جدائی کا بہت احساس کرتا ہوں۔

(۵) مسٹر اے زین الدین سیرالیون سے لکھتے ہیں:۔

آپ ہم میں بھی نہیں لاسکتے۔ کہ آپ کے بعد عیسائیوں نے کس طرح آپ کی تلاش کی۔ جن مسیحیوں سے میں ملا ہوں وہ شوق سے یہ بات معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ آپ کب یہاں واپس آئینگے۔ اور انہوں نے مجھے یقین دلایا۔ کہ اگر آپ واپس آئیں۔ تو انہیں سے بہت سے مسیحی مقدس دین اسلام قبول کرلینگے۔

اے بھائی نیر! واپس آؤ اور لوگوں کو کافرانہ اعتقاد سے بچاؤ۔

کیا آپ یقین کرینگے۔ کہ آپ کے باعث فورہ بے اسیچی کالج میں ایک جلسہ ہوا۔ بہت سے مسیحی افسوس کرتے ہیں کہ وہ آپ کو دیکھ نہ سکے۔

اخویم نیر! واپس آیئے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مسلمان آپ ان کو چھوڑ جانے پر روتے ہیں۔ اور بہت سے نوجوان آپ کے ہی اپنا خون بہانے پر تیار ہیں۔

(۶) اخویم موسیٰ گاربہ فری ٹاؤن سے تحریر فرماتے ہیں:۔

ہم کب تک آپ کا انتظار کریں۔ اے اللہ کے باغبان! اگر خدا نے دستگیری نہ کی۔ اور اگر آپ نے دیر کی یا ہمارے پاس واپس ہی نہ آئے۔ تو یہاں کے پودے گل جائینگے۔ میری دعا ہے کہ اللہ آپ کو یا آپ جیسے کسی اور کو جلدی یہاں لائے۔

اخبار احمدیہ

احمدی عازمان حج کو اطلاع

۵ جولائی اور ۱۲ جولائی کو حاجیوں کے جہاز روانہ ہوگئے۔ اور ان تاریخوں کے بعد پھر پانچ پانچ روز کے بعد جہاز جدہ جائیگا۔ جو جانیوالے صاحب ہوں مقررہ تاریخوں سے چار پانچ روز پہلے ان کو بمبئی پہنچ جانا چاہیئے اور پاسپورٹ کے لئے اپنے ہاں کوشش کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہاں ہم بڑی آسانی سے پاسپورٹ دلا سکتے ہیں۔

خاکسار چودھری سردار علی سیکرٹری انجمن احمدیہ بمبئی احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن سیمن بلڈنگ بمبئی

چودھری ظفراللہ خان صاحب کا نیا مکان

جناب چودھری صاحب نے پہلا مکان تبدیل کرلیا ہے اور نئے مکان کا پتہ یہ ہے:۔ "مجیٹھ ہاؤس ۔ ۲۳ لسنت روڈ۔ لاہور" یہ مکان دیال سنگھ کالج اور احمدیہ ہوسٹل کے نزدیک ہے۔ جناب چودھری صاحب موصوف سے ملنے والے احباب نئے مکان پر تشریف لے جائیں۔

النظر

اسلام و گرنتھ صاحب

جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم۔ بی اے نے حال میں اس نام کا ایک رسالہ شایع کیا ہے۔ جسمیں صرف گرنتھ صاحب کے حوالوں اور شبدوں سے استدلال کیا گیا ہے۔ از روئے گرنتھ گرو نانک صاحب کا نماز روزہ کا پابند ہونا۔ آنحضرت کی پیروی کو مدار نجات ٹھہرانا۔ شفاعت انبیاء پر تکیہ کرنا ہندوؤں کی مشرکانہ رسومات اور تناسخ کی تردید کرنا ارواح اور مادہ کا حادث ماننا اور وید کو گمراہ کرنیوالی کتاب قرار دینا ثابت کیا گیا ہے۔ نیز بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانوں کے گھر گورو نانک کا دوسری شادی کرنا ثبوت ہے اس بات کا کہ آپ آخری عمر میں مسلمان ہوگئے تھے۔ دائمی الہام پر گورو صاحب کا اعتقاد تھا۔ جو اسلام کی جان ہے۔ جپ جی صاحب کے ورد کا حکم گرنتھ صاحب میں موجود [ن]ہیں۔ بلکہ اسلامی نماز پنجوقتہ کا تاکیدی حکم موجود ہے۔ جسپر چولہ صاحب گواہ ناطق ہے۔ اور جسپر ساری نماز درج ہے۔ خالصہ صاحبان پر دس زبردست اعتراضات جن کا بیس سال سے جواب ندارد۔ جگت کا عیسیٰ (مسیح ثانی) کا ثبوت بحوالہ گرنتھ صاحب دکھایا گیا ہے۔ اشتہار انعامی دو ہزار روپیہ اس ثبوت پر کہ گرنتھ صاحب کوئی نیا مذہب یا نئی شریعت قائم نہیں کرتا۔ بلکہ گورو صاحب نے قرآن و اسلام کو کافی سمجھا ہے۔

یہ رسالہ سکھ صاحبان میں تبلیغ کا اچھا ذریعہ ہے۔ احباب خصوصاً تبلیغی سکرٹری صاحبان، ماسٹر صاحب موصوف سے متعدد کاپیاں منگوا کر تقسیم کریں۔ قیمت ۴ر۔ ایک آدھ کاپی منگوانے والے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۳۰ر جون سنہ ۱۹۲۱ء

خواجہ پیغام کا حملہ ناکام

اس عید الفطر کے خطبے میں خواجہ کمال الدین صاحب کو جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کا خوب موقعہ ملا ہے آپ نے مرکز سلسلہ احمدیہ کے متعلق نفرت وحقارت کے جذبات پھیلانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ یہ الگ بات ہے کہ وہ اپنی سعی نافرجام میں حسب معمول ناکام رہے ہوں۔

میں جب اس تقریر کو پڑھتا ہوں۔ اور اسی واقعات سے مطابق کرنا چاہتا ہوں۔ تب مجھے کہنا پڑتا ہے کہ یا تو حد درجہ کی ڈھٹائی وبے شرمی ہے کہ باوجود ناکامی ونامرادی گلے کا ہار ہونے کے دوڑ کی لی جا رہی ہے۔ یا غالباً اس دماغی بیماری کا بقیہ ہے۔ جس سے مجبور ہو کر خواجہ صاحب کو بہ یک بینی ودوگوش انگلستان سے روانہ ہونا پڑا اس بیماری کا بھی عجیب قصہ ہے۔ خواجہ صاحب بامن وامان وعیش فراوان ووکنگ میں اپنی زندگی کے بقیہ ایام گذار رہے تھے۔ جو ناگاہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب جا پہنچے۔ مفتی صاحب مکرم نے اپنا کام شروع کیا۔ اور نومسلموں کی فہرستیں ہر ہفتے الفضل میں شائع ہونے لگیں یا تو احمدیت کی فرقہ بندی کو "سم قاتل" بتایا جاتا تھا یا یہی آب حیات ثابت ہونے لگا۔ اور ووکنگ کی عروس شہرت بے نقاب ہو چلی۔ خواجہ صاحب جب ہفتوں گذر جانے پر ایک بھی نومسلم پیش نہ کر سکے تو اپنی پردہ دری سے گھبرا کر انگلستان سے بھاگے۔ اور ایسے بدحواس ہوئے کہ بمبئی کے ساحل پر پہنچ کر بھی انکی دماغی رگیں کھنچی رہیں۔ اور پھر مہینوں آپ اس قابل نہ ہوئے کہ کسی سے ملاقات کریں۔ اب اتنی مدت گذرنے پر بات پرانی ہوئی۔ اور مفتی صاحب امریکہ تشریف لیگئے۔ تو آپ بھی کچھ باتیں بنانے لگے ہیں۔ کس مزورانہ پیرائے میں شرم وحیا بالائے طاق رکھ کر فرماتے ہیں کہ:۔

"گدی پرست آثار پرست اسی طرح قادیان میں ہیں جس طرح مکہ مدینہ میں۔"

نہ صرف اپنے آقا ومرشد وہادی کے مقدس مقام پر حملہ کیا۔ بلکہ پاک محمد مصطفےٰ کل نبیوں کے سردار کی قوت قدسیہ پر بھی الزام لگانے سے باز نہیں آئے۔ حالانکہ جہانتک میں نے سنا ہے۔ گنبد خضرا کی پرستش قطعاً نہیں ہوتی اور مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ اس قسم کی پرستش سے برابر محفوظ ہے۔ اور ہزاروں حاجی اسکے شاہد ہیں۔ اور قادیان تو پنجاب ہی میں موجود ہے۔ اور لاہور سے چند گھنٹوں کا رستہ ہے۔ یہاں آکر دیکھا جا سکتا ہے کہ گور پرستی آثار پرستی میں کون مبتلا ہے۔ خود حضرت خلیفۃ المسیح تو گذشتہ چھ سال میں دو چند مرتبہ روضۂ اقدس پر تشریف لے گئے ہونگے۔ اور یہاں تو کوئی احمدی ایسی بات نہیں کرتا جسے بدعت بھی کہا جا سکے۔ چہ جائیکہ شرک۔ البتہ خود خواجہ صاحب کے متعلق بعض روایات ہمارے کانوں تک پہنچی ہیں۔ جو وقت پر بیان ہونگی۔ خواجہ صاحب اپنے مصدقہ خاندانی جرم کے الزام سے بچنے کے لئے فرماتے ہیں کسی بڑے سے بڑے خادم اسلام کی تاریخ دیکھ لو اس کے متبعین دو ہی قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو اس کے قدم پر چلکر اس کے کام کو پورا کرتے ہیں وہی اس کے خلیفے ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جو آثار پرست ہوتے ہیں۔ وہ اس کی خانقاہ کو اس کی قبر کو اس کی اولاد کو پوجتے ہیں۔ اس کا مقام ایک گدی پرستی کا مقام ہو جاتا ہے۔ اور کام کرنیوالے کہیں اور چلے جاتے ہیں۔

مطلب جناب کا یہ ہے کہ قادیان والے مسیح موعود کی قبر کو پوج رہے ہیں۔ اور اس کی اولاد پرستی سے نذر ونیاز دے چڑھاوا بٹور رہے ہیں۔ اور ہم لوگ باہر نکلکر اشاعت اسلام کر رہے ہیں۔ چہ خوش۔

عجیب امر یہ دیکھو کہ اک چڑی گنجی
حضور بلبل بستاں کرے نوا سنجی

خواجہ صاحب! ہم مسیحا کی قبر پر غلاف چڑھا کر چڑھاوا بٹورنے میں مشغول ہیں۔ تو فرمایئے۔ گذشتہ چھ سال میں جو چودہ پندرہ ہزار انسان سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوا ہے کیا یہ مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر ہوا ہے یا آپ کی مبلغانہ کوششوں کا نتیجہ ہے؟ انگلستان میں دوسو مرد وعورت جو حلقہ بگوش احمدیت واسلام ہوئی ہیں۔ تو کیا یہ مولوی صدر الدین صاحب کی کارگذاری ہے؟ امریکہ میں ایک سو تک جو نومسلموں کی تعداد پہنچی ہے تو یہ کون مبلغ ہے۔ جو وہاں کام کر رہا ہے۔ کیا ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وہاں جا پہنچے ہیں۔ یا ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب۔ پھر ماریشس میں کس کے مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اور کس کی طفیل وہاں کئی سو احمدی ہو گئے! سیلون میں کس کے ذریعہ جماعت احمدیہ قائم ہوئی۔ مغربی افریقہ میں چار ہزار اور پھر اب دس ہزار احمدی کس نے بنائے۔ میرے بھول جانیوالے خواجہ! یہ انہی لوگوں کا کام ہے۔ جنہیں تم گدی پرست آثار پرست اولاد پرست۔ اور قبر شریف پر غلاف چڑھانیوالے بتا کر بیباک کی بینا آنکھ میں خاک جھونکنے کی کوشش کر رہے ہو۔ اس قدر دیدہ دلیری بھی کیا ہو۔ کہ دن دہاڑے لوگوں کو یوں دہوکہ دیا جائے۔ ہمارے کام کچھ مخفی نہیں ظاہر ہیں۔ آپ کو تو پیسے پیسے کے لئے دربدر خاک چھاننی پڑی۔ مگر ہماری تبلیغی ضروریات تو یہی جماعت پوری کر رہی ہے۔ جس کی زر پاشی کے تم ابھی تک مرہون منت ہو۔ اور جس نے تمہیں جو کریڈٹ دیا کہ اس سے فائدہ اٹھا کر اب بھی لہنا اور اپنے متعلقین کا پیٹ پال رہے ہو۔ اور کچھ نہ کرتے ہوئے یہ کہتے ہو:۔

"دیکھو خدا تعالیٰ نے قرآن کے ترجمہ کی توفیق ان لوگوں کو نہ بخشی۔ اور اس سجادہ نشین قادیان اور اس کے حوالی موالی سے دریافت کرو کہ آج سلطان القلم کا وارث کون ہے۔ تم یا ہم؟ تو سجادہ نشینوں کی طرح بٹور رہا ہے یا ہم۔ وہ لنڈن کی مسجد کیا ہوئی۔ جس کیلئے ایک لاکھ روپیہ جمع ہوا تھا۔ اور یہ رقم کہاں گئی؟"

خواجہ صاحب! سنئے ما اتفق کان بھو لکر سنو لیا ابھی سلطان القلم کے جار خیم ہم نے کیا۔ یہ ہم خود نہیں کہتے۔ بلکہ ایک دنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہہ رہی ہے۔ اور اس حقیقت کو تسلیم کرتی ہے۔ اگر آپکو یہ صداقت نظر نہیں آتی۔ تو اپنی آنکھوں کا علاج کروائیے۔

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

ترجمۃ القرآن کو آپ کس منہ سے پیش کرتے ہیں۔ بہتر تھا کہ آپ اس کا نام نہ لیتے۔ یہاں ایک شخص ستارہ گاؤں کا رہنے والا محمد علی نام رہتا تھا۔ وہ صدر انجمن احمدیہ کا باتنخواہ ملازم تھا۔ اس کی ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ حضرت خلیفۂ اول مولانا نور الدین کے فیوضات قدسیہ کو انگریزی کا لباس پہنائے۔ اور یہ کام وہ کئی سال تک کرتا رہا اور جیسا کہ پیغام صلح میں اعلان کیا گیا۔ حضرت خلیفۂ اول کی وفات سے پہلے یہ ترجمہ مع نوٹوں کے ختم ہو چکا تھا۔ نہایت بدعہدی سے کام لے کر یہ شخص تمام بنا بنایا مسودہ اور کتابیں جو اسی ترجمہ و تفسیر کے لئے منگوا کر دی گئی تھیں۔ اور جو انجمن کی پراپرٹی تھیں۔ لاہور لے گیا۔ اور وہاں یہ "حضرت امیر ایدہ اللہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ اب یہ حرکت ایک شریف سے اول تو سرزد ہی نہیں ہو سکتی۔ اور اگر ہو جائے۔ تو عمر بھر اس کا نام نہیں لیا جا سکتا۔ لیکن دنیائے پیغام بھی ساری دنیاؤں سے جدا ہے۔ کہ وہاں دوسروں کا مال چھیننے والے اور اس پر ناجائز تصرف کرنیوالے امام اور پیشوا بنائے جاتے ہیں۔ (ہمارا مقابلہ تم لوگوں سے ۱۹۱۴ء کے بعد شروع ہوا ہے۔ پس تم اپنا وہ کارنامہ پیش کرو۔ جو اسکے بعد کیا۔ قرآن مجید کا ترجمہ تو پہلے کا ہے۔ اور پھر یہ بھی اسی ہماری چیز۔ اسے اپنی طرف منسوب کس منہ سے کرتے ہو) کسی کا قیمتی ہار ناجائز طور پر اپنے قبضے میں کر کے اسکی شکل بگاڑ دینے یا چند جواہرات نکالکر اس کی بجائے جھوٹے موتی لگا دینے سے اپنا نہیں ہو جاتا۔ نہ اصل مالک کی حقیقی ملکیت سے نکل جاتا ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ موجودہ مباحثات سے متاثر ہو کر بعض آیات کا ترجمہ اور تفسیر بگاڑ دی گئی۔ لیکن اس سے ہمارا وہ حق ملکیت باطل نہیں ہو گیا۔ جو از روئے شریعت اسلام و قانون حکام ہمیں حاصل ہے۔ ہاں ایک یہ جدت جو دکھائی ہے۔ اس کا مجھے اعتراف ہے۔ کہ آپ ہی لوگوں سے مخصوص ہے۔ یعنی سورہ بقرہ کی بجائے (The Cow) دی کاؤ لکھنا اور المائدہ کی بجائے (The Food) دی فوڈ۔ شاید یہی وہ جدت طرازی ہے۔ جس کی نسبت خواجہ صاحب ہمیں چیلنج کرتے ہیں۔

(اس کا جواب لکھوایا اسکے مثل دوسری تصنیف کرو لیکن شرط یہ ہے کہ حضرت اقدس کی تحریر نہ آنے پائے۔ جس طرح حضرت مرزا صاحب میں جدت طرازی تھی۔ وہی رنگ ان تحریروں میں ہونا چاہیئے۔

ان چھ سالوں میں جو کچھ ہماری طرف سے لکھا گیا اسمیں وہ باتیں تم کو ملینگی۔ جو حضرت صاحب کی تصانیف میں نہیں۔

اسکے متعلق ہم یہ کہتے ہیں کہ آنچہ فخر تست آں ننگ من است

خواجہ صاحب!

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزد ما کفر است خسران و تباب

ہمارا تو یہ مذہب ہے۔ کہ وہ بات ہی کفر ہے فسق ہی فضول ہے۔ بجوئے نیرزد۔ جو قرآن مجید و حضرت نبی کریم و مسیح موعود سے باہر کہی جائے۔ یہی تو الحاد ہے۔ جو آپ کی تباہی کی بنیاد ہے۔ آپ چند بوسیدہ اوراق پر ایسے نازاں ہوئے۔ کہ حضرت مسیح موعود سے جدت طرازی میں مقابلہ کرنے لگے۔ اور حال یہ ہے کہ انکے خدام سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ کجا مسیح موعود ایک اولو العزم رسول جس کا کلام سمجھنے کے لئے بھی خاص دل و دماغ کی ضرورت ہے۔ اور کجا عربی سے قطعی نابلد انسان۔ جس کی ذہنی یقینی کا یہ حال ہے۔ کہ صلیب پرستی کا جوا اپنی گردن پر رکھنے لگا تھا۔ اور جس کا شغل کسی زمانے میں تاش اور ایک "پیالہ بھنگ" رہ چکا ہے۔ مجھے بتاؤ تو سہی وہ کونسی علمی تصانیف ہیں۔ جو آپ لوگوں نے کیں۔ ترجمہ قرآن کی حقیقت تو آشکارا کر چکا ہوں۔ نیز اگر ترجمہ و تفسیر شائع کرنا برتری کا نشان ہے۔ تو ڈاکٹر عبد الحکیم کو اپنا پیشوا مشتہر کرو کیونکہ اس معیار سے تو خود مسیح موعود اور وہ بھی اچھے تم بھی میرے مطاع اور ابوبکر صدیق لکھاتے تھے) امام و پیشوا ثابت نہیں ہوتے (اس کے بعد دو اور کتابیں ہیں "جمع قرآن اور مقام حدیث" بیشک حدیث العہد نوجوانوں کو تم دھوکہ دے سکتے ہو۔ لیکن ذرا مجھ سے آنکھیں ملا کر بات کرو۔ کیا یہ وہی مضمون نہیں۔ جو قادیان میں لکھے گئے۔ اور لکھوائے حضرت مولانا نور الدین رضہ نے۔ پس یہ قادیان کی کارروائی ہے نہ کہ "موچی دروازہ" کی۔ مجھے ابھی تک وہ جمعہ وہ مسجد مبارک کے ساتھ کی کوٹھڑی وہ نشست یاد ہے۔ جب کہ مولوی محمد علی صاحب کو اور مجھے حضرت خلیفۂ اول رضہ نے بلایا۔ اور اس مضمون کے نوٹ جناب خلافت مآب نے نہایت مہربانی سے لکھوائے۔)

میں ابھی تک حیران تھا کہ اس روز خاکسار کو مولانا نور الدین رضی اللہ عنہ نے کیوں طلب فرمایا تھا۔ جب کہ نوٹ مولوی محمد علی صاحب کو لکھوانے تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا۔ کہ یہ الٰہی فعل تھا۔ اور خدا نے مجھ سے شہادت دلوانی تھی بس یہ جمع قرآن اور مقام حدیث کا مضمون بھی آپ کے امیر کے ذہن رسا کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ خلیفۂ اول کے فیوضات قدسیہ سے ہے۔ اور صرف ان کو مرتب مولوی محمد علی صاحب نے کیا (اسی طرح عصمت انبیاء اور غلامی کے مضمون حضرت مسیح موعود کے ہیں۔ اور فرمایئے کونسی علمی کتاب ہے۔ جو آپ کو سلطان القلم کا وارث بناتی ہے۔ اگر نکات القرآن کے پانچ چھ پارے شائع کئے۔ تو ادھر سے معارف القرآن کے نام سے دس گیارہ پاروں کے نوٹ شائع ہو چکے ہیں۔ ایک حمائل مترجم شائع ہوئی۔ جس کے حواشی ایسے قیمتی ہیں۔ کہ آپ سے قیامت تک یہ کام نہ ہو سکیگا) ایک قرآن شریف معہ ترجمہ و تفسیر حیدر آباد سے نکل چکا ہے۔ پھر اگر مولوی محمد علی صاحب نے حقیقۃ المسیح نام ایک چھوٹا سا رسالہ کسی عیسائی کے جواب میں لکھا۔ تو اسی مضمون کا جواب خود بائبل کے حوالوں کی بنا پر اس سے زیادہ مسکت خصم تشحیذ میں شائع ہو چکا ہے۔ (چند عدتی رسالہ آیۃ اللہ دو پیشگوئیوں کے متعلق پیغام بلڈنگس سے شائع ہوا تو اس سے زیادہ مفصل زیادہ مدلل رسالے انہی پیشگوئیوں کے متعلق شائع ہو چکے ہیں۔ اور جو کچھ آپ کے امیر نے لکھا ہے۔ وہ بھی انہی کی زلہ ربائی ہے۔ مرقع ثنائی مرزا احمد بیگ کی پیشگوئی۔ بلعم ثانی سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھکر کونسی بات ہے۔ جو مولوی محمد علی کے ذہن رسا کو سوجھی بلکہ کچھ کمزوری ہی دکھائی ہے۔ جس کی وجہ سے دشمن کو ہم پر اعتراض کا موقعہ ملا۔ ایک اور رسالہ مسیح موعودؑ کے نام سے شائع ہوا۔ مگر تحفۃ الملوک اس سے پہلے چھپ چکا ہے۔ جو ہر طرح اس سے بالا و برتر ہے پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے الحجۃ البالغہ اور تصدیق المسیح لکھ کر نہ صرف غیر احمدیوں کے قلم توڑ دئے۔ بلکہ آپ لوگوں کو بھی تعلیم دی۔ کہ کتاب یوں لکھا کرتے ہیں۔ اگر کچھ زعم ہے تو منصف مقرر کر کے اب فیصلہ کرا لو۔ میں انعام مقرر کرتا ہوں۔ اگر سیرت خیر البشر پر آپ کو ناز ہے۔ تو سیرت خاتم النبیینؐ کے مقابل میں اس کا نام لینے کا بھی حق آپ کو حاصل نہیں۔ سیرت خاتم النبیین کا ایک ایک صفحہ علمی و تاریخی نکتہ نوازی سے پُر ہے۔ اور یورپ کے معترضین کا جواب اپنے اندر رکھتا ہے۔ سیرت خیر البشر میں تاریخی واقعات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بلکہ اخلاق پر بحث ہے۔ اس سے ہزار گنا اچھا وہ سلسلہ مضامین ہے۔ جو صرف بخاری شریف سے حضرت خلیفہ ثانی نے لکھا تھا۔ یہ تو ہوئی آپ کے امیر کی تصانیف کی حقیقت۔ اب آپ کی باری ہے

آپ نے کیا لکھا؟ براہین نیرہ۔ فرمایئے اسمیں کونسی نئی بات ہے۔ میں حیران ہوں۔ اس بے بضاعتی علم و کم مایگی معلومات کی موجودگی میں آپ کس منہ سے یہ دعوی فرما رہے ہیں کہ سلطان القلم کے وارث ہم ہیں۔

آپ ہماری براہین العقائد کو منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ جسمیں ہستی باری تعالے۔ ملائکہ۔ قرآن شریف کی حقانیت۔ اس کے بعد سلسلہ الہام کے اجراء۔ قیامت کے دلائل مرقوم ہیں۔ اور دلائل تمام قرآن مجید سے دئے گئے ہیں۔

دوسری کتاب ام الالسنہ ہے۔ اس کا نام لینے سے بھی آپ کو شرم آنی چاہیئے تھی۔ حضرت مسیح موعود کی کتاب منن الرحمن (جو ابھی شایع نہیں ہوئی) کا سرقہ ہے۔ اور اس سے بڑھ کر ایک بات بھی نہیں لکھ سکے۔ بلکہ بعض باتوں کو نہ سمجھتے ہوئے بگاڑ دیا ہے۔ اور اپنی جہالت کا ثبوت مہیا کیا ہے۔ ایک فہرست اس کے ساتھ لگائی ہے۔ جو انگریزی عربی ہم معنے ہم مخرج الفاظ کی ہے۔ وہ جن کتابوں سے نقل ہوئی ہے۔ اس کا ثبوت ہم مہیا کر سکتے ہیں کہ وہ قادیان ہی میں تیار ہوئی تھیں۔

اس کے بعد "اسلام اور علوم جدیدہ" ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ مگر ایسے ایسے بیسیوں رسالے حضرت خلیفہ موعود سیدنا محمود کے ایک ایک درس قرآن سے تیار ہو سکتے ہیں۔ باور نہ ہو تو آکر استفاضہ و استفادہ کر لو۔

"اسلام میں کوئی فرقہ نہیں"۔ آپ کی یہ اباحتی زندگی پھیلانے والی تحریر ملحدین زمانہ حال کے لئے باعث افتخار یا موجب تقویت ہو سکتی ہے۔ اسلام کے لئے مفید نہیں۔

پس یہ ہے سب آپ کی کائنات۔ میں پوچھتا ہوں کہ مفصلہ ذیل کتابوں کے مقابل میں آپ اپنی کونسی کتابیں پیش کر سکتے ہیں۔

حقیقۃ الرؤیاء۔ جسمیں فلسفۂ یورپ کو مدنظر رکھتے ہوئے حقیقت رؤیاء بتائی گئی ہے۔ معترضین کا جواب دیا ہے۔ اور یورپ کے مایۂ ناز علوم کی اصلیت دکھائی ہے۔

ذکر الٰہی:۔ جسمیں ذکر الٰہی کے متعدد طریقے سکھائے ہیں۔ اور اس کی نسبت دعوی ہے۔ کہ امت محمدیہ کے اولیاء و صلحاء نے صراحت کے ساتھ ان تمام کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ یہ سب قرآن مجید و نبی کریم و مسیح موعودؑ کے کلام سے مستنبط ہیں۔

عرفان الٰہی:۔ اسمیں عرفان کی حقیقی راہ دکھائی ہے۔ یہ کتاب اپنے اندر وہ معارف و حقائق رکھتی ہے کہ میں بڑے دعوی سے کہتا ہوں کہ آپ کو اور آپ کے امیر کو کبھی خواب میں بھی نہیں سوجھے۔ اور آپ کا طائر فکر یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ روحانیات کے علوم صرف اہل الٰہی کے لئے ہی مخصوص ہیں نہ کہ عجل جسد لہ خوار

تقدیر الٰہی:۔ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جس پر قلم اٹھاتے بدن کو لرزہ آجاتا ہے۔ ہمارے امام نے اسے ایسے طرز پر عمل کیا ہے کہ باید و شاید۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ ایک سال تک یہ کتاب سبقاً پڑھیں۔ تب سمجھنے کے قابل ہوں۔

ملائکہ کی حقیقت:۔ یہ جو کتاب اب شایع ہونیوالی ہے۔ یہ سب قرآن مجید کی آیات سے مستنبط ہے مگر باوجود اس کے کہ یہ تقریر جلسہ سالانہ پر ہوئی تھی۔ آپ ایسے بیان نہیں کر سکتے۔ یہ صرف حضرت فضل عمر سے خاص ہے۔ پس آپ اس خصوص میں بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ کر سکینگے۔ اگر کچھ ہمت ہے تو ان کتابوں کے مقابل میں اپنی تصانیف پیش کرو۔ تم سب کے سب جمع ہو کر بھی ان کتابوں کی مثل نہیں لا سکتے۔ اور میں تمہیں ایک سال کی مہلت دیتا ہوں اور چیلنج کرتا ہوں کہ سلطان القلم کی وراثت پر اپنا حق ثابت کرو۔ مگر مجھے یقین ہے کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ واقع میں بڑے بڑے علوم کا انکشاف حضرت مصلح موعود پر ہو رہا ہے۔ آپ تقریریں تحریر میں جس طرح چاہتے ہیں۔ مقابلہ کر لیں۔ قرآن شریف کی بالمقابل تفسیر کا چیلنج پہلے دیا جا چکا ہے۔ اور آپ لکھتے ہیں:۔

"مولوی محمد علی صاحب اس نوجوان قادیان کے اس مطالبہ پر نہیں نکلے"

گویا تسلیم کر لیا۔ کہ اس مقابلہ کی ہمت نہیں۔ اب میں نے یہ کتابیں پیش کر دیں۔ اور آپ کی کتابوں کی حقیقت بھی کھول کر رکھ دی۔ اگر آپ نے اس قول کا پاس ہے

"قلم اٹھاؤ۔ اور ان معارف و حقائق کو دنیا کے آگے پیش کرو۔ اور پھر مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ کرو۔ اس کا جواب لکھو یا اسکے مثل دوسری تصنیف کرو"

تو ان کتابوں کی مثل لاؤ۔ جن کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے ابھی خطبات جمعہ و عیدین کا ایک بیش بہا مجموعہ اور مختلف تقریریں جو حضرت خلیفہ موعود نے حقانیت اسلام پر فرمائیں۔ اور اخبارات میں چھپ چکی ہیں۔ ان کا ذکر میں نے نہیں کیا۔ اور وہ کتاب بھی غیر مذکور ہے جو اسلام میں اختلافات کا آغاز چھپی ہے۔ جس کا خراج تحسین اس بہت بڑی شخصیت نے دیا ہے۔ جسے اپنی تاریخ دانی پر ناز تھا۔ آپ پوچھتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بڑھکر کونسی بات ہے۔ جو مولوی محمد علی نے اس رسالہ کو نہ سوجھی بلکہ کچھ کمزوری ہی دکھائی ہے۔ جس کیوجہ سے دشمن کو ہم پر اعتراض کا موقعہ ملا۔ ایک ازالہ مسیح موعودؑ کے نام سے شائع ہوا۔ مگر تحفۃ الملوک اس سے پہلے چھپ چکا ہے۔ جو ہر طرح اس سے بالا و برتر ہے پھر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے الحجۃ البالغہ اور تصدیق المسیح لکھکر نہ صرف غیر احمدیوں کے قلم توڑ دئے۔ بلکہ آپ لوگوں کو بھی تعلیم دی۔ کہ کتابیں یوں لکھا کرتے ہیں۔ اگر کچھ زعم ہے تو منصفوں کے ذریعہ سے اب فیصلہ کرا لو۔ میں انعام مقرر کرتا ہوں۔ سیرت خیر البشر پر آپ کو ناز ہے۔ تو سیرت خاتم النبیینؐ کے مقابل میں اس کا نام لینے کا بھی حق آپ کو اصلاً نہیں۔ سیرت خاتم النبیین کا ایک ایک صفحہ علمی و تاریخی نکتہ نوازی سے پُر ہے۔ اور ہر پہلو کے منتقدین کا جواب اپنے اندر رکھتا ہے۔ سیرۃ البشر میں تاریخی واقعات کا خیال نہیں رکھا گیا۔ بلکہ لاف پر بحث ہے۔ اس سے ہزار گنا اچھا وہ سلسلہ مضامین ہے۔ جو صرف بخاری شریف سے حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھا تھا۔ یہ تو ہوئی آپ کے امیر کی تصانیف کی حقیقت۔ اب آپ کی باری ہے ؎

آپ نے کیا لکھا؟ براہین نیرہ۔ فرمائیے اس میں کونسی نئی بات ہے۔ میں حیران ہوں۔ اس بے بضاعتی و کم مائگی معلومات کی موجودگی میں آپ کس منہ سے یہ دعویٰ فرما رہے ہیں کہ سلطان القلم کے وارث ہم ہیں ؎

آپ ہماری براہین العقائد کو منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ جسمیں ہستی باری تعالےٰ۔ ملائکہ۔ قرآن شریف کی حقانیت۔ اس کے بعد سلسلہ الہام کے اجراء قیامت کے دلائل مرقوم ہیں۔ اور دلائل تمام قرآن کریم سے دئے گئے ہیں ؎

دوسری کتاب آمۃ اللہ ہے۔ اس کا نام لینے سے بھی آپ کو شرم آنی چاہئیے تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب منن الرحمٰن (جو ابھی شائع نہیں ہوئی) کا سرقہ ہے۔ اور اس سے بڑھکر ایک بات بھی نہیں لکھ سکے۔ بلکہ بعض باتوں کو نہ سمجھتے ہوئے بگاڑ دیا ہے اور اپنی جہالت کا ثبوت مہیا کیا ہے۔ ایک فہرست اس کے ساتھ لگائی ہے۔ جو انگریزی عربی ہم معنے ہم مخرج الفاظ کی ہے۔ وہ جن کتابوں سے نقل ہوئی ہے۔ اس کا ثبوت ہم مہیا کر سکتے ہیں کہ وہ قادیان ہی میں تیار ہوئی تھیں ؎

اس کے بعد اسلام اور علوم جدیدہ ایک چھوٹا سا رسالہ ہے۔ مگر ایسے ایسے بیسیوں رسالے حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا محمودؓ کے ایک ایک درس قرآن سے تیار ہو سکتے ہیں۔ باور نہ ہو تو آکر استفاضہ و استفادہ کر لو ؎

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں"۔ آپ کی یہ اباحتی زندگی پھیلانے والی تحریر ملحدین زمانہ حال کے لئے باعث افتخار یا موجب تقویت ہو سکتی ہے۔ اسلام کے لئے مفید نہیں۔

پس یہ ہے سب آپ کی کائنات۔ میں پوچھتا ہوں کہ مفصلہ ذیل کتابوں کے مقابل میں آپ اپنی کونسی کتابیں پیش کر سکتے ہیں ؎

حقیقۃ الرؤیاء۔ جسمیں فلسفۂ یورپ کو مدنظر رکھتے ہوئے حقیقت رؤیاء بتائی گئی ہے۔ معترضین کا جواب دیا ہے۔ اور یورپ کے مائۂ ناز علوم کی اصلیت دکھائی ہے ؎

ذکر الٰہی:۔ جسمیں ذکر الٰہی کے متعدد طریقے سکھائے ہیں۔ اور اسکی نسبت دعویٰ ہے۔ کہ امت محمدیہ کے اولیاء صلحاء نے صراحت کے ساتھ ان تمام کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ یہ سب قرآن مجید و نبی کریم و مسیح موعودؑ کے کلام سے مستنبط ہیں ؎

عرفان الٰہی:۔ اسمیں عرفان کی حقیقی راہ دکھائی ہے۔ یہ کتاب اپنے اندر وہ معارف و حقائق رکھتی ہے کہ میں بڑے دعویٰ سے کہتا ہوں کہ آپ کو اور آپکے امیر کو کبھی خواب میں بھی نہیں سوجھے۔ اور آپ کا طائر فکر یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ کیونکہ روحانیات کے علوم صرف انہی کے لئے مفتوح ہیں نہ کہ عجل جسد لہ خوار۔

تقدیر الٰہی:۔ یہ وہ مسئلہ ہے۔ جسپر قلم اٹھاتے بدن کو لرزہ آجاتا ہے۔ ہمارے امام نے اسے ایسے طرز پر حل کیا ہے کہ باید و شاید۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ آپ ایک سال تک یہ کتاب سبقاً پڑھیں۔ تب سمجھنے کے قابل ہوں ؎

ملائکہ کی حقیقت:۔ یہ جو کتاب اب شائع ہونیوالی ہے۔ یہ سب قرآن مجید کی آیات سے مستنبط ہے مگر باوجود اس کے کہ یہ تقریر جلسہ سالانہ پر ہوئی تھی۔ آپ ایسے بیان نہیں کر سکتے۔ یہ صرف حضرت فضل عمر سے خاص ہے۔ پس آپ اس خصوص میں بھی ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اور نہ کر سکینگے۔ اگر کچھ ہمت ہے تو ان کتابوں کے مقابل میں اپنی تصانیف پیش کرو۔ تم سب کے سب جمع ہو کر بھی ان کتابوں کی مثل نہیں لا سکتے۔ اور میں تمہیں ایک سال کی مہلت دیتا ہوں اور چیلنج کرتا ہوں کہ سلطان القلم کی وراثت پر اپنا حق ثابت کرو۔ مگر مجھے یقین ہے کہ آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ واقع میں بڑے بڑے علوم کا انکشاف حضرت مصلح موعود پر ہو رہا ہے۔ آپ تقریریں تحریریں جس طرح چاہتے ہیں۔ مقابلہ کریں۔ قرآن شریف کی بالمقابل تفسیر کا چیلنج پہلے دیا جا چکا ہے۔ اور آپ لکھتے ہیں:۔

"مولوی محمد علی صاحب اس نوجوان قادیان کے اس مطالبہ پر نہیں نکلے"

گویا تسلیم کر لیا۔ کہ اس مقابلہ کی ہمت نہیں۔ اب میں یہ کتابیں پیش کر دیں۔ اور آپ کی کتابوں کی حقیقت بھی کھولکر رکھ دی۔ اگر اب بھی اس قول کا پاس ہے

"قلم اٹھاؤ۔ اور ان معارف و حقائق کو دنیا کے آگے پیش کرو۔ اور پھر مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ کرو۔ اس کا جواب لکھو یا اسکے مثل دوسری تصنیف کرو"

تو ان کتابوں کی مثل لاؤ۔ جن کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے ابھی خطبات جمعہ و عیدین کا ایک بیش بہا مجموعہ اور مختلف تقریریں جو حضرت خلیفہ موعود نے حقانیت اسلام پر فرمائیں۔ اور اخبارات میں چھپ چکی ہیں۔ ان کا ذکر میں نے نہیں کیا۔ اور وہ کتاب بھی غیر مذکور ہے جو اسلام میں اختلافات کا آغاز چھپی ہے۔ جس کا خراج تحسین اس بہت بڑی شخصیت نے دیا ہے۔ جسے اپنی تاریخ دانی پر ناز تھا۔ آپ پوچھتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسجد لنڈن کا ایک لاکھ روپیہ کیا ہوا۔ جب روپیہ آپ نے اور آپ کے ہم خیالوں نے نہیں دیا۔ تو آپ کو اس کے پوچھنے کا کیا حق ہے۔ اور المرء یقیس علے نفسہ کی مثال کیوں تازہ کرتے ہو۔ وہ ایک لاکھ روپیہ کہیں نہیں گیا۔ مکان خریدا جاچکا ہے۔ مسجد بننے والی ہے۔ تجارتی ایجنسی پر کیوں کڑھتے ہو۔ کیا تجارت گناہ ہے۔ یہ تو الوصیت کی تعمیل ہے اور اگر اس طرح پر لنڈن مشن کے اخراجات چلیں۔ تو آپ کے سینے پر کیوں سانپ لوٹتے ہیں۔ جب حضرت محمد صلعم کے صحابہ کرام تجارت پیشہ تھے۔ اور ساتھ ساتھ تبلیغ کرتے تھے۔ تو حضرت مسیح موعود کے پیرو کیوں اسی لائن پر نہ چلیں"۔

"خواجہ صاحب! اس طرح پر بڑیں ہار دینے سے کچھ نہیں بن سکتا۔ خدا نے ہمارے مقابل پر آپ لوگوں کو ہر میدان میں شکست دی۔ آپ کو اپنی سیاست دانی پر ناز تھا۔ مگر بہت جلد آپ کو اپنی حقیقت معلوم ہوگئی۔ گذشتہ چند سالوں میں واقعات کے انقلاب نے آپ کو کس قدر ٹھوکریں دلائیں۔ اور آپ کو کتنی بار جلد جلد اپنی پالیسی تبدیل کرنی پڑی ہاں مگر بعد از ہزار رسوائی و بخوف گرفتاری لیکن ہمارے امام نے قبل از وقت ایک پالیسی کا اعلان کیا۔ اور دنیائے احمدیت اسپر کاربند ہوکر بالکل امن وامان میں رہی اور غیر احمدیوں کو بھی نادم ہوکر تسلیم کرنا پڑا کہ احمدیوں کا امام سچ کہتا تھا۔ آپ نے ہر مرحلہ پر منہ کی کھائی۔ گورنمنٹ کے معاملہ میں۔ ہجرت کے معاملہ میں۔ خلافت کے معاملہ میں۔ اگر یاد نہ ہو۔ تو حوالے دیدوں۔ اور آپ ہی کے اخبار پیغام سے دوں تاکہ انکار بھی نہ ہو سکے"۔

"بالآخر خواجہ صاحب! میں آپ کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ دین زبان کی چالاکی کا نام نہیں۔ اور دنیا ایسی احمق نہیں کہ حق کو باطل سے۔ سونے کو پیتل سے شناخت نہ کر سکے۔ خصوصاً واقعات کو مسخ نہیں کیا جا سکتا۔ ابھی وہ قدسی نفوس موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنی ان آنکھوں سے وہ جلالی ایام دیکھا۔ جو محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ کرنیوالا تھا۔ اور اپنے ہاتھوں اس جسم مطہر کو مس کیا۔ جس سے ظلمت پاش نور کی شعاعیں نکلا کرتی تھیں۔ وہ تعلیم نہیں بھول سکتی جو اس نے اٹھتے۔ بیٹھتے۔ سفر میں حضر میں دی۔ وہ کتابیں ناپید نہیں۔ جو اس نے "اسلام" کا مفہوم بتانے کے لئے لکھیں۔ وہ پیشگوئیاں فراموش نہیں ہو سکتیں۔ جو اس نے اپنی زبان مبارک سے ہمیں سنائیں۔ وہ نشانات محو نہیں ہوئے۔ جو اس نے شناخت موعود کے لئے مقرر کئے۔ پس آپ مہربانی کرکے خلق خدا پر نہیں تو اپنی جان پر ہی رحم کریں کہ آخر خدا کے حضور جانا ہے۔ یہ لسانی و ہمری کی دہری رہ جائیگی وہاں تو یہ عالم ہو گا۔ وخشعت الاصوات للرحمن فلا تسمع الا ھمسا۔ خدا کی بادشاہت میں داخل ہونے کے لئے حتیٰ یلج الجمل فی سم الخیاط آیا ہے لو آپ ہمیں ترجمۃ القرآن کا طعنہ دیتے ہیں۔ حالانکہ جو ترجمہ آپ نے شایع کیا۔ وہ بھی ہمارا ہی ہے۔ جسمیں کچھ تحریف و تبدیل کرکے آپ نے اسے قابل اعتراض بنا دیا ہے۔ پھر ہم بھی ترجمۃ القرآن شایع کرتے رہے ہیں۔ پہلا پارہ آپ کے سامنے آچکا ہے۔ اس کا میٹریل آپکے تمام ترجمۃ القرآن سے بڑھکر ہے۔ باقی پارے بھی نکل جائینگے۔ قرآن مجید کی اشاعت کے متعلق جو سنت ہے۔ پاکباز اس سے الگ نہیں ہو سکتے۔ وقرانا فرقنہ لتقراہ علے الناس علی مکث ونزلنہ تنزیلا۔ اور دوسری جگہ لولا نزل ھذا القرآن جملۃ واحدۃ کے جواب میں فرمایا۔ کذلک لنثبت بہ فوادک ورتلنہ ترتیلا۔

اکمل قادیان

مولوی ثناء اللہ آیت بتائے

۱۷ رجون کے اہلحدیث میں مولوی ثناء اللہ نے ایک مضمون درج کرتے ہوئے اس کے شروع اس طرح ایک آیت شایع کی ہے کہ:۔

"مَثَلُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (؟) كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ اِتَّخَذَتْ بَيْتًا وَاِنَّ
اَوْهَنَ الْبُيُوْتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ لَوْ
كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ
يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا"

لیکن یہ قرآن کریم کی کسی سورہ۔ کسی پارہ اور کسی رکوع کی آیت نہیں ہے۔ کیا مولوی ثناء اللہ اور اس کا دست راست مولوی ابراہیم سیالکوٹی بتائیگا۔ کہ قرآن کریم میں یہ آیت کہاں ہے۔

ہم نے یہ مطالبہ اسلئے کیا ہے کہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا غیر احمدیوں کے جلسہ پر جو قادیان میں ہوا۔ مولوی ابراہیم نے بڑے زور شور سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ اعتراض کیا تھا۔ کہ انہوں نے نیا قرآن بنالیا ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ تھا کہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام میں یہ آیت لکھی ہے۔ یاایھا الذین امنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا ویجعل لکم نورا تمشون بہ۔ یہ آیت مجھے قرآن سے نکالکر دکھائی جائے۔ اور اسپر بہت تمسخر اڑایا تھا۔ حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ دو آیتیں ایک جگہ لکھی گئی ہیں اور اسی آئینہ کمالات اسلام میں یوں تصحیح کردیگئی ہے کہ "ان دونوں کا ترجمہ بطور حاصل مطلب لکھا گیا ہے" لیکن باوجود اسکے اسپر اعتراض کیا جاتا ہے۔ اور تصحیح کو نظر انداز کرکے نہایت بد دیانتی اور بے ایمانی سے لوگوں کو دہوکہ دینے کے لئے بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے پاس سے آیتیں بنالی ہیں۔

چونکہ ہمارے مخالفین کو صداقت اور حقانیت سے کچھ غرض نہیں۔ اسلئے وہ ہمارے خلاف ہر قسم کی حرکات کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ اور جب تک انہیں وہ بات جس پر بد دیانتی سے اعتراض کرتے ہیں۔ ان کے گھر سے ہی نکالکر دکھائی جاسکے۔ اسوقت تک خاموش نہیں ہوتے اسوجہ سے ہم نے مولوی ثناء اللہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس نے اپنے ۱۷ جون ۱۹۲۱ء کے اخبار کے صفحہ ۱۱ کالم ۳ پر جو آیت درج کی ہے۔ اور جسے ہم اوپر نقل کر آئے ہیں۔ بتلائے قرآن کریم میں کہاں درج ہے۔ اگر کہیں نہیں۔ تو کیا اس سے قرآن سے ناواقف اور جاہل ہونے کا ثبوت نہیں ملتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر اس کے متعلق یہ کہا جائے کہ غلطی سے دو مقامات کی مختلف آیتیں ایک جگہ لکھی گئی ہیں۔ تو ہم کہتے ہیں۔ ایسے ہی حالات میں نہیں بلکہ بہت بڑا فرق ہونے کی حالت میں دیکھو کہ اس غلطی کی ساتھ ہی اصلاح بھی کر دیگئی تھی۔ لیکن اس کی اصلاح نہیں کی گئی۔ حالانکہ اس کے بعد کا اخبار بھی شایع ہو چکا ہے) پھر اب وہ لوگ حضرت مسیح موعود پر کس منہ سے اعتراض کرتے ہیں۔ اگر باوجود تصحیح کر دینے کے وہ بات قابل گرفت ہے۔ تو یہ حرکت جس کی تا حال اصلاح نہیں کی گئی۔ اور اب اگر کی گئی تو ہمارے نوٹس لینے پر کی جائیگی۔ یہ کیوں قابل گرفت نہیں ہے۔

ہمیں اس قسم کی باتوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر ایک وہ شخص جو کتابت اور طباعت سے ذرا بھی واقفیت رکھتا ہے۔ جانتا ہے کہ تحریروں میں کس طرح غلطیاں واقع ہو جاتی ہیں۔ لیکن ہمارے مخالفین جو اس قسم کی باتوں کو لیکر ہم پر اعتراض کرتے ہیں۔ ان کے جواب میں ہمیں بھی بولنا پڑتا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ جس امر کو وہ نہایت بد دیانتی کے ساتھ ہمارے خلاف پیش کرتے ہیں۔ اس کے وہ خود بھی مرتکب ہوتے ہیں۔

فلسطین میں یہودی عورتوں کی سرگرمیاں

علاقہ فلسطین میں فرزندان اسرائیل کے گھرانوں کو آباد کرنے کی تجویز پورپ کے زبردست لوگوں نے پاس کی۔ جو اب عملی جامہ پہن رہی ہے۔ دنیا کے ہر گوشہ سے یہود اپنے جدی وطن کی طرف فریفتگی اور عشق کے ساتھ کھنچے جا رہے ہیں۔ اور اس علاقہ کو یہ بدقسمت قوم جو صدیوں آوارہ و سرگرداں ہو کر اپنے مخالفوں کی تیز چھری سے قتل کئے جانے کے لئے دنیا میں زندہ تھی۔ اور جس کی ثروت اس کے لئے ایک آفت تھی۔ آباد ہونے کے لئے جمع ہو رہی ہے۔ اس کے مرد ہی اپنے جدی و مقدس وطن کے لئے کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ عورتیں بھی سرتوڑ کوشش میں مشغول ہیں۔ یہودی عورتیں وہاں جس جوش اور عقیدت کا ثبوت دے رہی ہیں۔ اس کا اندازہ لنڈن ٹائمز کے اس مضمون سے لگایا جا سکتا ہے جس کا ترجمہ "فلسطین کی موجودہ حالت" کے عنوان سے ۱۰ جون کے پیسہ میں شائع ہوا ہے۔ مضمون نگار لکھتا ہے:

"موسم بہار کی ایک صبح کو میں اپنی جائے رہائش سے گھوڑا گاڑی پر گیا۔ تو میں نے ایک عجیب نظارہ دیکھا۔ ایک چٹانی میدان کے وسط میں ایک نوجوان عورت [illegible] پہنے بیٹھی تھی۔ وہ ایک خاکی کرتہ اور گھٹنوں تک [illegible] پہنے تھی۔ بھیڑوں کی اون کے موزے اور بھیلہ جوتے پہنے تھی۔ اس کی سیاہ زلفیں اُبھری ہوئی تھیں۔ وہ اپنے ہاتھ میں ایک ہتوڑا تھامے تھی۔ جس سے محنت کے ساتھ وہ پتھر توڑ رہی تھی۔ اس کی شکل ایک مزدور پیشہ عورت جیسی نہیں تھی۔ کسی قدر تامل کے ساتھ میں نے اس سے دریافت حال کیا۔ تب مجھے معلوم ہوا کہ وہ دارالعلوم گلیشیا کی گریجوایٹ ہے۔ اور زمانہ جنگ میں بطور یہودی سفر مینا کے کام کرنے کے لئے آئی ہے۔ اس کو یہاں مستقل قیام کی امید تھی اور پولینڈ اور اکرین کے تکلیف دہ سفروں کے بعد وہ اس کو سرچشمہ راحت سمجھتی تھی۔

سرد مہری کے علاوہ اس کی اختصار طلبی کی وجہ سے میں نے اس سے کوئی اور بات دریافت نہیں کی۔ اور اس کے ہتوڑے نے بھی میرے سر کے محشر کی یاد تازہ کر دی میں اس سے رخصت ہو کر چلا آیا۔ اسکے بعد حیفہ میں بھی میں نے اسی طرح عورتوں کو دیکھا۔ جن سے بعض باغبانی میں مصروف تھیں اور بعض سڑکوں پر کام کر رہی تھیں۔ اور باستثناء معدودے چند سب تعلیم یافتہ تھیں۔ تندرست اور ہشاش بشاش نظر آتی تھیں۔ اکثر عورتیں عبری زبان بولتی تھیں۔ اور جوش کے ساتھ کام کرتی تھیں۔"

یہود کون ہیں؟ وہ جو خدا کی کتاب میں مغضوب قرار دیئے گئے۔ ان کی عورتوں کا حال یہ ہو کہ وہ اپنے اس آبائی وطن کے آباد کرنے میں جس کے ساتھ ان کی مذہبی روایات وابستہ ہیں باوجود تعلیم یافتہ ہونے کے اسقدر محنت اور مشقت برداشت کر رہی ہیں۔ انکی مثال پیش کر کے کیا خدا کی منعم جماعت کی عورتوں سے یہ سوال حق بجانب نہیں کہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھی اپنے مقدس دین کے لئے کیا کر رہی ہیں۔ عورتوں کو احمدیت سے آگاہ کرنے کے لئے کس قدر محنت اور مشقت برداشت کرتی ہیں۔ کس قدر اپنے اوقات راحت و آرام کو خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے صرف کرتی ہیں۔ اور کس قدر مال خدا کی راہ میں دیتی ہیں۔

ان کا جواب عملی طور پر ملنا چاہیئے۔ اور ہماری مستورات کو دین کے متعلق کچھ کر کے دکھانا چاہیئے۔

مسلمان کیا کرینگے؟

اسوقت تک مسلمانوں نے جن حرکات سے اپنا بھرم گنوایا اور کرکری کرائی ہو۔ انہیں سے ایک یہ ہے کہ وہ مخالفین کو مرعوب کرنے کے لئے ایسی ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں۔ جنپر عمل کر کے نہیں دکھا سکتے۔ معاہدہ ترکی کے خلاف اظہار ناراضی کے طور پر "ہجرت" کو کتنے جوش سے جاری کیا گیا۔ پھر عدم تعاون کے سلسلہ میں کالجوں سے لڑکوں کو نکال لینے کے لئے کس قدر طوفان مچایا گیا۔ اسی طرح سرکاری ملازمتوں کو ترک کرنے پر کتنا زور دیا گیا۔ لیکن عملی طور پر جو کچھ کیا گیا وہ سب کو معلوم ہے۔ اور اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی شرمندگی محسوس کی جاتی ہے۔ اب کمال پاشا کے بیروتی اور گورنمنٹ برطانیہ کے تعلقات کشیدہ ہونے کی خبروں پر مسلمانوں کے لیڈر مولوی ابوالکلام صاحب اور مولوی عبدالباری صاحب گورنمنٹ کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ اگر ترکوں سے جنگ کی گئی۔ تو یہ اسلام کے ساتھ جنگ ہوگی۔ اور ہم عدم تعاون پر کاربند نہ رہینگے۔ بلکہ کچھ اور کر کے دکھائینگے یعنی جنگ کرینگے۔ اس بارے میں مولوی ثناء اللہ نے بھی مولوی ابوالکلام صاحب کے خیالات کی تائید کرنا ضروری سمجھا ہے۔ اور حکومت برطانیہ کو جنگ کے خطرہ سے ڈرایا ہے۔

ہمارے نزدیک اگر کوئی موقعہ آیا تو مسلمانوں کی اس بھبکی کا بھی یہی انجام ہوگا جو انکی پہلی بھبکیوں کا ہو چکا ہے۔ بہتر ہو کہ وہ اس قسم کی باتیں کر کے اپنی ہنسی کا موجب آپ نہ بنیں۔ اور رہی سہی وقعت کو ضائع نہ کریں کیونکہ جس بات کا دعویٰ کیا جائے اسکو عملی طور پر پایہ ثبوت تک نہ پہنچانیوالا سب کی نظروں میں حقیر اور ذلیل ہو جاتا ہے اور اسکی ہر ایک بات کو بڑ سمجھ کر ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ ہم ایک اور بات دریافت کرتے ہیں اور وہ یہ کہ جب گذشتہ جنگ میں مسلمانوں نے خود ترکوں کے ملک میں جا کر ان پر گولیاں چلائیں اور ان کے علاقوں کو فتح کیا۔ اسوقت یہ علماء کہاں تھے۔ اور انھوں نے کیا کیا۔ اسی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اب وہ کیا کرینگے یا کیا کر سکتے ہیں۔

طلباء مدرسہ احمدیہ کا سپاسنامہ

جناب قاضی امیر حسین صاحب کی خدمت میں

طلباء مدرسہ احمدیہ کی طرف سے حسب ذیل سپاسنامہ جناب قاضی امیر حسین صاحب کی خدمت میں بموجودگی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور دیگر معززین پیش ہوا۔

جناب قاضی صاحب آپ کے فیوضات علمیہ سے اب براہ راست ہم مستفیض نہیں ہو سکینگے۔ اس بات کا ہمیں بہت صدمہ ہے۔ لیکن جب یہ دیکھتے ہیں کہ آپ کا حلقۂ تعلیم اب اور وسیع ہوتا ہے۔ اور آپ کے فیوضات سے اب نہ صرف احمدی جماعت کے بچے بلکہ بُڈھے بوڑھے بھی متمتع ہوا کرینگے۔ تو اس سے ایک خوشی حاصل ہوتی ہے۔ خداوند جل علا آپ کا دائرۂ فیض رسانی اس سے بھی زیادہ وسیع کرے۔ اور لوگوں کو توفیق بخشے۔ کہ وہ اس فیض سے مستفیض ہوں ؛

جناب قاضی صاحب آپ کا ذاتی ایثار کہ دس روپیہ ماہوار پر پڑھانا قبول کیا۔ پھر آپ کی محنت اور دیانتداری سے فرض منصب کی ادائگی مسلمہ ہے۔ اور اگرچہ آپ کی ذات ستودہ صفات اس قسم کے اخلاق حسنہ پر مدحت سرائی سے بے پرواہ ہے۔ تاہم ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کا اعتراف اس بھری مجلس میں کریں۔ اور رب السموات والارض سے یہ دعا مانگیں۔ کہ خدا تعالیٰ ہمیں بھی آپ کے اسوۂ حسنہ پر چلنے کی ہمت عطا کرے ؛

جناب قاضی صاحب آپنے اپنے شاگردوں کو جس محبت اور ہمدردی اور مہربانی سے پڑھایا۔ اس کا نقش لوح دل پر ایسے طور پر مرتسم ہے کہ عمر بھر مٹ نہیں سکتا آپکی صاف گوئی آپ کی کھلی کھلی تشریح مغلق سے مغلق مسئلہ اور معضل سے معضل اسوالوں کو یوں حل کر دیتی کہ کبھی قسم کا شک و شبہ نہ رہتا۔ پھر اس کے ساتھ ہر دم ہماری بہی خواہی کا خیال۔ ہماری ذرا سی تکلیف پر ملال آپ کی مربیانہ ذرہ نوازی کی دلیل ہے۔

جناب قاضی صاحب! آپنے اپنی عمر کا بیشتر اور بہتر حصہ اس مدرسہ میں گذارا۔ کہ جو احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار ہے۔ اور گو اب آپ بظاہر براہِ راست اس میں تعلیم نہیں دینگے۔ لیکن دار الامان میں آپ کی موجودگی اور مسجد مبارک میں درس تدریس بھی ہمارے لئے کچھ کم مفید نہیں ہوگا۔ خدا تعالیٰ آپ کی عمر میں برکت اور اضافہ علمی میں وسعت بخشے۔

بالآخر ہم لے ہمارے رہنما و جانشین موعود رسول ہم اس بھری مجلس میں جناب قاضی صاحب کی ہمدردی قربانی و ایثار کا دلی اعتراف کرنے کے بعد آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہم جمیع طلباء مدرسہ ہذا اپنے دلوں میں اسی غرض کو لیکر سکول میں داخل ہوئے ہیں۔ جو مسیح موعود کو اس کے بناتے وقت مد نظر تھی۔ اور جس کی تلقین ہمارے ان بزرگوں نے کی۔ آپ ہمارے لیئے دُعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اس غرض کے پورا کرنے کی توفیق بخشے اور جو نقص ابھی ہمارے اندر ہیں۔ انکو دُور کرے اور ان بزرگوں کی رُوحانیت اور علمیت کا نمونہ بنادے۔

طلباء مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح کی تقریر

مذکورہ بالا ایڈریس پڑھے جانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے حسب ذیل تقریر فرمائی :-

ولایت میں قاعدہ ہے۔ کہ کسی جُدا ہونیوالے کو الوداع کہتے ہوئے اس سے تعلق رکھنے والے پُرانے واقعات کو بیان کرتے ہیں۔ اسوقت میں بھی قاضی صاحب کے متعلق چند باتیں بتاتا ہوں :-

میں نے ان سے مدرسہ احمدیہ میں تو نہیں۔ البتہ ہائی سکول میں تعلیم پائی ہے۔ اس زمانہ کے متعلق میں ایک بات بتاتا ہوں۔ جو میرے تجربہ میں آئی۔ اور جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ دوسروں کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔

شروع شروع میں جب مدرسہ بنا۔ تو یہ عمارتیں وغیرہ کچھ نہ تھیں۔ بازار کے قریب چار پانچ کمرے تھے لڑکے ٹاٹ پر بیٹھا کرتے تھے۔ اب تو کہا جاتا ہے۔ کہ زمین پر بیٹھنے سے لڑکوں کی صحت خراب ہو جاتی ہے۔ بنچ اور ڈیسک چاہئیں۔ مگر اسوقت ٹاٹ ہی بنچ اور ڈیسک ہوتے تھے میں پانچویں یا چھٹی جماعت میں تھا۔ اسوقت کی ایک بات مجھے خوب یاد ہے۔ اور اب تک اس کا اثر میرے قلب پر پڑتا ہے۔ اس زمانہ میں تعلیم کی طرف مجھے رغبت نہ تھی۔ اور پھر عموماً میں بیمار بھی رہتا تھا۔ اسلئے ناغے ہو جاتے تھے۔ ایک دفعہ جب میں ناغہ کے بعد پچھلے سبق دیکھنے لگا۔ جو سبق قاضی صاحب سے پڑھے ہوئے تھے۔ وہ تو یاد تھے۔ اور جو دوسروں سے پڑھے ہوئے تھے۔ وہ بھول گئے تھے۔ میں نہیں سمجھتا تھا۔ اسکی کیا وجہ ہے۔ مگر یہ معلوم ہے کہ قاضی صاحب کو جوش اور خواہش ہوتی تھی۔ کہ طلباء کو جو کچھ پڑھائیں۔ وہ یاد کرادیں۔ اس کا یہ اثر ہوتا تھا۔ کہ ان کا پڑھایا ہوا یاد رہتا تھا۔

ہر ایک آدمی کے بولنے کا طریق الگ ہوتا ہے۔ بعض اپنی تقریر کو بہت سجا کر اور فصاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔ اور بعض سادہ طریق سے سادہ الفاظ میں قاضی صاحب بھی بہت سادہ طور پر بولتے ہیں۔ اور ان کے جو شاگرد ہیں۔ وہ اس بات کو جانتے ہیں۔ مگر میں نے یہ بات محسوس کی ہے۔ اور دوسرے لوگ جن سے میں نے پوچھا ہے۔ انھوں نے بھی اس کی تصدیق کی ہے۔ کہ قاضی صاحب کا پڑھایا ہوا سبق خوب یاد رہتا ہے۔

یہ میرے اپنے تجربہ کی بات ہے۔ اس لئے میں نے بیان کی ہے۔ اور اسلئے بھی کہ دوسرے اُستاد جو اسوقت یہاں موجود ہیں۔ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بعض اساتذہ ایسے ہوتے ہیں۔ جن کا مقصد کورس پُورا کرا دینا ہوتا ہے۔ یہ خواہش نہیں ہوتی۔ کہ طلباء کے قلب پر تعلیم کا اثر چھوڑیں۔ اسلئے خواہ وہ کتنے ہی زور اور محنت سے پڑھائیں۔ اور کیسی عمدہ تقریریں کریں طلباء کے دل پر ایسا اثر نہیں ہوتا۔ جیسا ہونا چاہیئے۔

قاضی صاحب اب چونکہ سکول سے الگ ہونیوالے ہیں۔ اس لئے ایک بات کے بیان کرنے میں بھی کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حرج نہیں۔ اور دوسرا یہ کہ مجھے یاد ہے۔ طالب علموں میں قاضی صاحب کا رعب بہت سمجھا جاتا تھا۔ یعنی طلباء سمجھتے تھے۔ کہ قاضی صاحب پڑھائی میں سختی کرتے ہیں۔ مگر باوجود اسکے لڑکوں کو ان سے محبت تھی۔ اور یہ ثبوت تھا اس بات کا کہ طالب علم سمجھتے تھے۔ کہ قاضی صاحب کی سختی کسی بغض کی وجہ سے نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خیر خواہی کی وجہ سے ہوتی تھی۔ یہ بات بھی جو قاضی صاحب کو حاصل تھی۔ بہت کم استادوں کو حاصل ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ لڑکے قاضی صاحب کی سختی کو اپنی مجلسوں میں یاد کرکے ہنسا کرتے تھے۔ اور خوش ہوتے تھے ؛

یہ وہ اثرات ہیں۔ جو اسوقت جب میں پڑھا کرتا تھا۔ مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر ہوا کرتے تھے۔ اور اس وقت میں نے ان کو اس لئے دہرایا ہے کہ یہاں استاد بھی بیٹھے ہیں۔ جو فائدہ اٹھا سکتے ہیں استادوں کو اپنے شاگردوں سے ایسا سلوک کرنا چاہیئے۔ کہ جس سے ان کے دل میں محبت پیدا ہو یہ نہ ہو کہ نفرت کرنے لگ جائیں اور نہ یہ ہو کہ خراب ہی ہو جائیں۔ اسوقت بھی شکایتیں آتی تھیں۔ اور اب بھی آتی ہیں۔ اور چھوٹی چھوٹی باتوں کے متعلق آتی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ استاد طلباء کے دل میں محبت پیدا نہیں کرتے۔ اگر ایسا کریں۔ تو طلباء ان کی سختی کو بھی خوشی سے برداشت کرلیں ؛

اسی طرح وہ اثر جو پڑھاتے وقت ہوتا ہے اسی طریق سے ہو سکتا ہے۔ کہ استاد کو خواہش ہو کہ طلباء کو میں یہ سکھا دوں۔ نہ یہ کہ اپنا وقت پورا کرکے چلا جاؤں۔ میں کبھی کبھی چھوٹی جماعت کے پڑھتے ہوئے سبق پڑھا کرتا ہوں۔ مجھے قاضی صاحب کے پڑھائے ہوئے اسباق کے الفاظ تک یاد ہیں اسی طرح ایک اور استاد کی بات مجھے یاد ہے۔ انھوں نے مجھے ایک موقع پر نصیحت کی تھی ایک لڑکے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کھڑا تھا انہوں نے علیحدہ لے جاکر کہا کہ ایسی بے تکلفی اچھی نہیں ہوتی۔ اسوقت ہم جس جگہ کھڑے تھے۔ وہ جگہ۔ وہ حالت کہ ہم نقشہ دیکھ رہے تھے۔ جس طرف منہ تھا جس طرح مخاطب کیا گیا۔ یہ سب باتیں مجھے یاد ہیں۔ اسی طرح اور کئی باتیں اسوقت کی ایسی ہیں۔ جو ہو بہو یاد ہیں۔ اس سے نتیجہ نکلتا ہے کہ ایسے ذرائع ہوتے ہیں۔ جن سے اگر کام لیا جائے۔ تو باتیں یاد رہتی ہیں۔ اور یاد کرانے کا یہی طریق نہیں ہے۔ کہ بار بار پڑھائی جائیں۔

تاریخ کے متعلق ہی میں نے دیکھا ہے کہ میں آنکھوں کی تکلیف کی وجہ سے خود نہیں پڑھ سکتا تھا۔ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مجھے سناتے جاتے تھے۔ اور میں سنتا تھا۔ اس بات کو سترہ سال کے قریب ہو گئے ہیں۔ مگر اسوقت کے مجھے فقرے کے فقرے ابھی تک یاد ہیں۔

یہ باتیں اس نتیجہ پر پہنچاتی ہیں کہ استاد اگر توجہ اور کوشش سے کام لے۔ تو طلباء کے بہت زیادہ اوقات کو بچا سکتا ہے۔ اور تھوڑے وقت میں بہت کچھ سکھا سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ طلباء کی زندگی آئینہ کی طرح ہوتی ہے۔ جو نقش چاہیں اس پر جما سکتے ہیں۔ اگر استاد یہ سمجھ کر پڑھائے۔ کہ طلباء کو فلاں بات سکھا دینی ہے تو چاہے وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتا ہو۔ اور خواہ کتنی ہی سادہ زندگی بسر کرتا ہو۔ اس کا پڑھانا بہت زیادہ مفید اور با اثر ہو گا ؛

یہ باتیں میں نے قاضی صاحب کے متعلق خود تجربہ کی ہیں۔ اسلئے بتا دی ہیں ؛

نمبر ۹۹ کے ساتھ جلد ہشتم کا اختتام

اس پرچہ کے ساتھ خدا کے فضل و رحم سے الفضل کی آٹھویں جلد ختم ہوتی ہے + نویں جلد کا پہلا یا دوسرا پرچہ ان خریداران الفضل کے نام وی پی ہو گا۔ جن کی قیمت سالانہ یا ششماہی جون کو ختم ہوتی ہے (اور ایسے اصحاب کی تعداد کئی سو ہے) میں پہلے اطلاع دیدیتا ہوں کہ وی پی بھیجنے میں بہت بجیر اخراجات ہوتے ہیں

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول رض حضرت مولوی نورالدین صاحب کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول رض کا بتایا ہوا

سُرمہ اور ست سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت سے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شایع کرایا اور خدا کا شکر ہے کہ بہت سے لوگوں نے نفع اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؛

میں اس سرمہ اور ممیرا کو ہمیشہ اس نیت سے مشتہر کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں۔ حضرت حکیم الامۃ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔

یہ سرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کیلئے بہت مفید ہے۔ قیمت سرمہ ممیرا قسم اول باوجود دوگنے خرچ کے بجائے تین روپے کے دو روپے فی تولہ۔ اصلی ممیرا عہ فی تولہ۔ یہ ممیرا جن کی آنکھیں دکھتی ہوں۔ ان کے لئے بہت مفید اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے

ست سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع۔ مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و رافع بواسیر و بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ و مثانہ۔ سلسل البول و سیلان منی و یبوست و درد مفاصل وغیرہ کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کیوقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عہ فی تولہ

المشتہر

احمد نور۔ تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نو ایجاد - اکسیر داد ۸؍

ہر قسم داد چنبل اور زخم کو فوراً اور کامل شفا دینے والی ایک عجیب زود اثر اور واقعی اکسیر صفت دوائی - ہر وقت کی کھجلی - بے چینی اور مسلسل تکلیف سے منٹوں میں نجات ملجاتی قیمت ایک تولہ دوائی کی شیشی ۸؍ نصف تولہ ۴؍ ملنے کا پتہ - حکیم امیر احمد قریشی قادیان ضلع گورداسپور

دار الامان میں مکان بنانیوالوں کو مژدہ

ہم نے قادیان میں بھٹہ کا کام شروع کیا ہے - اینٹیں تیار ہیں - نرخ بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ بارعایت طے کریں - اگر کوئی صاحب بیع سلم کرنا چاہتے ہوں تو اس کا بھی تصفیہ کریں ۔

المشتھر :- عبد الحمید محمد افضل ٹھیکیدار بھٹہ قادیان

عجیب اور خوشنما انگوٹھی ۱۲؍

چاندی کی اس منقش انگوٹھی کا خوبصورت اور چھوٹا سا نگینہ خالص عقیق کا ہے - جس پر حضرت اقدس کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ باریک خوشنما چمکیلے اور پائدار حروف میں ایسی صنعت کے ساتھ تحریر ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوجاتی ہے نفیس نایاب اور عجیب تحفہ ہے - قیمت ۱۲؍ فی انگوٹھی - اپنا نام بھی ساتھ لکھوائیں تو دو روپیہ انگوٹھی جس پر پوری سورہ قل ھو اللہ تحریر ہے ۲۴؍ مع نام ۸؍ ملنے کا پتہ :-

شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت

ہم ۱؍

میرٹھ کی مشہور قینچیاں - صابون - ٹوپی وغیرہ جملہ اشیاء نہایت مناسب قیمت پر روانہ کر سکتے ہیں - تمام احمدی دوست عموماً اور تاجر خصوصاً ہم سے ایک مرتبہ معاملہ کرکے امتحان کریں ۔

مینیجر احمدی کمرشل ہاؤس میرٹھ یو - پی

بنارسی تحفے ۳؍

ہر قسم کے بنارسی کپڑے دوپٹے (زنانہ مردانہ) ساڑیاں عمامے - کمخواب - تھان - کامدانی سلمہ ستارہ - موٹے سلک گوٹہ لچکے - بہتری بنارسی پائدار - فینسی چوڑیاں - لکڑی اور پیتل کے کھلونے وغیرہ وغیرہ کفایت سے فوراً مل سکتے ہیں - ایکبار آزمایش کی ضرورت ہے - فہرست کارخانہ طلب فرمائیے - آرڈر دیکر بہت اخبار کا حوالہ ضرور دیجیے

احباب اینڈ کمپنی بنارس چھاؤنی

بھاگلپوری تسری کپڑا ۱۲؍

یہ بات مانی ہوئی ہے کہ تسری کپڑے بھاگلپور سے بہتر کہیں تیار نہیں ہوتے - ہم خود تیار کرتے اور کلکتے میں ہمارے کارخانے سے ہر قسم کے کپڑے بفضلہ تعالیٰ روانہ کئے جاتے ہیں بالخصوص لنگیوں اور صافوں یعنی پگڑیوں کا ہمارے یہاں خاص اہتمام ہے - مال عمدہ بھیجا جاتا ہے - بشرط ناپسند ہونے کے ہم ہفتہ کے اندر واپس بھی لیتے ہیں - جنہیں محصول آمد و رفت ذمہ خریدار ہوتا ہے - اشتہاری لفاظیوں سے ہمیں کام نہیں لیا گیا - صحیح اور سچے واقعات کی اطلاع ہے - جو ایک مسلمان کا کام ہے - فقط

المشتھر :- عبد الحکیم احمدی ڈاکخانہ ناتھ نگر بھاگلپور

پونہ میں سیالکوٹ ۹؍

چونکہ ہم نے اپنے مشہور کارخانہ سپورٹس بنام نظام اینڈ کو سیالکوٹ کی برانچ پونہ کیمپ میں ۱۰ دسمبر سے بفضلہ تعالیٰ جاری کردی ہے - اسلئے ان احباب کی خدمت میں خاص طور سے التماس ہے جو جنوبی ہند میں کسی فوج میں ملازم ہیں یا کسی ہاکی - کرکٹ یا فٹ بال کلب سے تعلق رکھتے ہیں - اپنے اثر کو کام میں لاکر ہماری برانچ سے مال منگوائیں - قیمت وہی ہوگی جو سیالکوٹ سے مال منگوانے میں خرچ ہوتی ہے بلکہ محصول میں کمی ہو جائیگی - مال عمدہ و دیرپا ہوگا خط لکھنے پر لسٹ اشیار کارخانہ و قیمت مفت ارسال کیجائیگی

نظام اینڈ کو شاپ نمبر ۹۰

Main street Poona camp

پیتل کے منقش سروتے ۱۲؍

جنکی تعریف مدیر الفضل کے ایڈیٹر صاحب نے بھی فرمائی ہے پانی پت کے بنے ہوئے یہ پیتل کے منقش نفیس - دلفریب اور پکے سروتے مخصوص طور سے ممتاز - قابل تعریف اور ہندوستانی صنعت کا بہترین نمونہ ہے - انکی عمدگی دلفریبی - نفاست - پائداری اور پختگی کی تعریف دو درجن سے زیادہ سربرآوردہ اخبارات و رسائل نے بذریعہ ریویو کی ہے - یہ پیتل کے ڈھلے ہوئے ہیں اور اعلیٰ درجہ کے نقش و نگار سے مزین و آراستہ ہیں - اور ماس قدر خوشنما - سبک - نفیس اور چمکدار ہیں کہ دیکھکر طبیعت خوش ہوجاتی ہے - دھار کا لوہا تیز پکا اور اعلیٰ قسم ہے - کلاں کی قیمت علاوہ محصول ۱۲؍ اور خورد کا ایک روپیہ - اگر سروتے اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس فرماکر قیمت منگالیں - چاندی کے عجیب موتیوں کا نمونہ ۵؍ کے ٹکٹ بھیجکر ضرور منگائے ۔

ملنے کا پتہ - شیخ محمد انوار الدین - پانی پت - محلہ انصار

عشق زد جام ۱؍

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے جو اپنی ہمہ نما خواص و فوائد میں بے مثل ثابت ہوا ہے - علاوہ مردوں کے عورت کے لئے بھی بیحد مفید ہے - ڈمیانہ اور بکس وامیکا سے سبقت لیگیا ہے - اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے - جو اصحاب خود بنانا چاہیں ۱؍ کے ٹکٹ روانہ فرمائیں اس کا نام ہمنے دربے بہار کھا ہے - قیمت گولیاں فی درجن ۳؍

المشتھر :- سید عزیز الرحمن قادیان ضلع گورداسپور

الخطبہ ۱؍

سید قوم کی دو لڑکیوں کے رشتہ کے لئے جو اچھی خوش شکل امور خانہ داری سے واقف اور معمولی تعلیم یافتہ ہیں رشتہ کی ضرورت ہے - خوش شکل تعلیم یافتہ صاحب روزگار لڑکے قوم سے سید ہوں - ورنہ مغل - پٹھان - قریشی قوم سے ہوں - بہت جلد ناظر امور عامہ کے نام درخواست کریں

ناظر امور عامہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان کی خبریں

برقی حادثہ صوبہ بمبئی کے ایک گاؤں جریلی میں ایک گھر پر بجلی گری۔ اور پارسیوں کا پورا خاندان جو اس میں سکونت پذیر تھا۔ یکایک ہلاک ہو گیا۔ اس مکان کے قریب ایک درخت کے نیچے دو ہندو پناہ گزین تھے وہ بھی بجلی کے صدمہ سے ضائع ہو گئے۔

ایک ساتھ تین اولادیں بدایوں سے ہمدم کا ایک نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ محلہ کھنڈ ساری میں ایک قصاب کے یہاں بتاریخ ۲۰ جون ۱۹۲۱ء ایک ہی حمل سے تین اولادیں یعنی ایک لڑکا دو لڑکیاں پیدا ہوئیں۔ جو آج تک مع والدہ مولود زندہ سلامت ہیں۔

دیسی عیسائیوں کے مطالبات آنریبل سر فضل حسین منسٹر تعلیم پنجاب نے پنجاب کے دیسی عیسائیوں کے وفد کی عرضداشت کا جواب دیتے ہوئے وعدہ کیا ہے کہ مقامی جماعتوں میں ان کی نمائندگی کے متعلق جو شکایات ہیں۔ ان کا تدارک کیا جائیگا۔ جبکہ میونسپل اور ڈسٹرکٹ بورڈ کے قوانین میں جدید ترمیمات قانونی کونسل میں پیش ہونگی۔ یہ قوانین جلد ترمیم ہونیوالے ہیں۔

ایک کانگرس کمیٹی کے دفتر کی تلاشی پولیس نے کانگرس کمیٹی دہرہ گڈھ کے دفتر کی تلاشی لی۔ اور کمیٹی کے کاغذات اٹھا کر لے گئی۔

مسٹر انز کی نازک حالت رنگون ۲۳ جون۔ مسٹر انز ڈپٹی میونسپل انجنیر جن کو شہزادہ جمشید بخت کے جنازہ کے پاس سے موٹر پر گذرتے دیکھ کر جنازہ کے ساتھ والوں نے زدوکوب کیا۔ ان کی حالت نازک ہو گئی ہے۔ کل وہ نہ تو پولیس والوں کے ساتھ گفتگو کر سکے۔ اور نہ کسی اور شخص کے ساتھ۔ جن لوگوں نے مسٹر انز کو زدوکوب کیا تھا وہ ممبران خلافت تھے بلکہ مولوی عبداللہ صاحب کے پیرو تھے۔

سکھ قیدی کی موت کا مقدمہ :- بورسٹل جیل لاہور میں ۲۳ مئی کو نند سنگھ نامی سکھ قیدی اچانک مر گیا۔ یہ مقدمہ ۲۳ تاریخ کو عدالت میں پیش ہوا۔ ڈاکٹر نے دوران شہادت میں بیان کیا کہ ۲۲ مئی کو قیدی کو شفاخانہ میں داخل کیا گیا میں نے دوائی پلائی۔ ۲۳ مئی وہ مر گیا۔ اس کے ایک زخم بھی تھا جو ایک انچ گہرا تھا۔ ۱۶ مئی ۱۹۲۱ء کو بطور خاکروب کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے مار پڑی تھی جس سے اس کی ایک پسلی ٹوٹ گئی تھی۔ اس شہادت کے بعد مقدمہ ملتوی کر دیا گیا۔

گوردواروں کے مقدمات کی سماعت میں تاخیر نہیں کی جائیگی گورنمنٹ پنجاب کا اعلان ہے کہ لاہور ہائیکورٹ کے ججوں نے پنجاب کے ڈسٹرکٹ و سشن ججوں کے نام ہدایات جاری کی ہیں کہ گوردوارہ اور مقدس عبادت گاہوں کے مقدمہ کی سماعت کو مقدم درجہ دیا جائے۔ اور عدالتہائے متعلقہ میں ایسے مقدمات کی سماعت میں دیر نہ ہونے پائے۔

کابل میں گفت و شنید کا نتیجہ یہ یقین عام ہوتا جاتا ہے کہ کابل کی گفت و شنید میں کامیابی قریب ہے۔ اس قسم کے نتیجہ کا خیر مقدم آزاد قبائل اور نیز ہند و افغانستان کے سرحدی قبائل بخوشی کرینگے۔

انسداد شراب نوشی حکومت پنجاب نے لالہ ہرکشن لال کی زیر صدارت فروخت شراب سے متعلق سوال پر غور و خوض کرنے کے لئے ایک مقامی اختیار کی کمیٹی قائم کی ہے۔

گورنمنٹ کا زر قرض ۱۲ جون تک حکومت ہند کے زر قرض کے متعلق چندوں کی کل رقم ۴۴،۰۰۰، ۲۸۵، ۱۲ روپے تک پہونچ گئی ہے۔

ڈاکٹری کا اعلیٰ امتحان پاس کرنیوالی پہلی ہندوستانی عورت معلوم ہوا ہے کہ مس سپتہ ریہ گھوش ایم۔ بی کلکتہ نے ڈپلومہ آف فیلوشپ آف دی کالج آف انگلینڈ (ایف۔ آر سی۔ ایس) کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ مس گھوش پہلی ہندوستانی خاتون ہے جس نے یہ اعلیٰ امتحان پاس کیا ہے۔

عورتیں بھی کونسل کی ممبر بن سکیں کمیٹی لیجسلیٹو کونسل کے جولائی کے اجلاس میں مسٹر ہیرو لال ڈیسائی یہ ریزولیوشن پیش کرینگے۔ کہ عورتوں کے لیجسلیٹو کونسل کے ممبر بننے میں جو روک ہے وہ دور کی جائے۔

ایک اخبار نویس کی وفات افسوس ہے کہ مولوی محمد شجاع اللہ صاحب ایڈیٹر و مالک اخبار ملت کا ۲۰ و ۲۱ جون کی درمیانی شب میں تپ محرقہ میں انتقال ہو گیا۔ جو مولوی انشاء اللہ خان ایڈیٹر وطن کے بھائی تھے۔

ممبر تعلیم کا ڈنر وائسرائے کو آنریبل محمد شفیع اور انکی بیگم صاحبہ نے ہز ایکسلینسی لارڈ و لیڈی ریڈنگ کو ۲۲ جون کی شب میں ایک شاندار ڈنر دیا۔

مغل اور مرہٹہ حکومتیں برطانوی حکومت سے بہتر مسٹر گاندھی "ینگ انڈیا" میں ایک صاحب کے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ میں یہ کہنے کی جرأت کروں گا۔ کہ مغل اور مرہٹہ حکومتیں برطانوی حکومت سے بہتر تھیں۔ کیونکہ ان کے زمانہ میں قوم مجموعی طور پر اسقدر بزدل اور مفلس نہیں تھی۔ اور ہم اس زمانہ کی طرح اچھوت نہیں سمجھے جاتے تھے۔

کرسچین ایسوسی ایشن میں ڈاکہ کونور کی اطلاع مظہر ہے کہ فوجی برانچ ینگ مین کرسچین ایسوسی ایشن کے دفتر میں مسلح چور داخل ہوئے۔ اور پندرہ ہزار قیمت کا سامان لے گئے۔ ایک آدمی نے ۸ موپلہ چوکیداروں کو ایک پستول کے ذریعہ سے قابو میں کر لیا تھا۔ اور اس کے بقیہ ساتھیوں نے مال پر قبضہ کیا۔ ویلنگڈن میں اس قسم کا یہ تیسرا واقعہ ہے اس سے قبل دو دکانوں میں اسی طرح ڈاکہ ڈالا گیا تھا جس کا کوئی سراغ نہ چلا۔

ضبطی چیف کمشنر دہلی نے اشتہار موسومہ ویسٹرن منکسر (مغربی بندر) جو مسٹر محمد فہیم خان آنریری جائنٹ سکرٹری کانگرس کمیٹی ہردوئی نے مرتب کیا ہے زیر قانون مطابع ضبط شدہ قرار دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ممالک غیر کی خبریں

عہد شاہجہانی کے دو پتوں کی واپسی لنڈن ۱۶ جون - گورنمنٹ ہند نے انگلستان کے مشہور تاجران اشیائے قدیمہ و عجائبات کو ایک معقول رقم ادا کر کے دو تاریخی زمردی زیوروں کو حاصل کر لیا ہے جنہیں سے ہر ایک زیور شاہجہان شہنشاہ دہلی کے لئے ایک ہی پتھر کو تراش کر تیار کیا گیا تھا - یہ پتے شاہی خزانہ لاہور کا ایک جزو تھے - اور لارڈ ڈلہوزی نے ان کو خرید لیا تھا - زمانہ جنگ میں بعض خلاف توقع صورتیں پیش آنے کے اندیشہ سے ان کو زمین میں دفن کر دیا گیا تھا - اب یہ بغرض فروخت کرسٹی کے ہاں بھیجے گئے تو گورنمنٹ ہند نے اسکو ضروری سمجھا کہ یہ نادر جواہرات اپنے وطن میں واپس لائے جائیں - اب مغلیہ شہنشاہوں کا یہ متاع نادر عنقریب اپنے وطن ہندوستان واپس آنیوالا ہے ❊

پنجاب کے سابق حکام کی پنشنیں دار العوام میں ایک سوال کے جواب میں بتلایا گیا ہے کہ سر مائیکل اوڈ وائر کو ایک ہزار پونڈ سالانہ مسٹر پولس ورتھ اسمتھ کو ۰۰ ۹ پونڈ سالانہ اور جنرل ڈائر کو ۰۰ ۹ پونڈ سالانہ پنشن ملتی ہے ❊

سنگر کا کارخانہ لنڈن ۱۵ جون - کلائیڈ بنک کا سنگر سیونگ مشین کارخانہ ۲۴ جون کو بند کر دیا جائیگا - وجہ کوئلہ کی کمی بتائی جاتی ہے دس ہزار مزدور بیکار ہو جائینگے ❊

سن فینوں کا حکم سن فین پارلیمنٹ نے برطانیہ عظمیٰ کے آئرش باشندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ مردم شماری میں اپنا نام نہ لکھائیں ❊

یونانیوں کی جنگی تیاریاں سمرنا کا ایک تار مظہر ہے کہ یونان کی جنگی تیاریوں کا سلسلہ سرگرمی سے جاری ہے - انگورا کا ایک تار مظہر ہے کہ انگورا ... چل گئیں -

کی مجلس عالیہ میں مباحثہ کا رنگ اس قدر تیز ہو گیا کہ اعتدال پسندوں اور انتہا پسندوں میں جھڑپ ہو گئی اور دونوں نے ایک دوسرے پر فائر کئے ❊

افغانی مشن کا مکالمہ ایم برائنڈ کے ساتھ پیرس - ۱۸ جون - ایم برائنڈ سے گفتگو کرتے ہوئے افغانی مشن کے سردار نے کہا کہ امیر کابل ایشیا کے اسلامی ممالک سے فرانس کی ہمدردی کو نہایت اہم سمجھتے ہیں جو وہ افغانستان و فرانس کے درمیان رابطہ اتحاد قائم کرنے کی غرض سے ظاہر کر رہا ہے ❊

ایم برائنڈ نے کہا - انہیں شبہ نہیں ہے کہ یہ ہمدردی فرانس و افغانستان کے مابین تازہ بر مسبت تعلقات کے آغاز میں بہت مدد دیگی -

سرحد فلسطین لنڈن ۱۷ جون - بیروت کا ایک تار مظہر ہے کہ سر ہربرٹ سیموئل کی ملاقات کے نتیجہ کے طور پر فلسطین و شام کی سرحد کی تعیین کیلئے ایک انگریزی و فرانسیسی کمیشن مقرر کیا جائیگا جس کی صدارت فرانس و برطانیہ کے کرنیل کرینگے ❊

شاہ ایران انگریزی ایرانی تعلقات پر طہران - ۲۳ جون - آج شاہ ایران نے بہارستان میں چوتھی مجلس کا افتتاح کیا - ڈپلومیٹک کور بالشویکی اور امریکن سفیر موجود تھے - شاہ نے اپنی تقریر میں تمام خارجی مسائل کا ذکر کیا اور فرمایا کہ انگریزی ایرانی معاہدہ کی تنسیخ سے انگریزی و ایرانی تعلقات میں بہت ترقی ہوئی ہے - افغانستان و روس کی بھی تعریف کی گئی -

روسی افواج ایران سے چلی گئیں طہران - ۲۳ جون - روسی افواج نے شمالی ایران کو خالی کر دیا ہے - دو سو تاتاری باقی رہ گئے تھے - جو گیلان اور مازندران میں ایرانی باغیوں سے مل گئے جس سے گورنمنٹ اب نامہ و پیام کی ٹھیرا رہی ہے - باغیوں کو یورپ میں گورنمنٹ کی فوج نے شکست دی -

بحیرہ اسود میں تاریکی - لنڈن ۱۷ جون - قسطنطنیہ کا ایک تار مظہر ہے کہ ترکی علاقوں پر گولہ باری کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ بحیرہ اسود میں جتنے لائٹ ہاؤس تھے سب گل کر دیئے گئے -

رابندر ناتھ ٹیگور کا ورود وائینا لنڈن - ۱۷ جون - وائنا کا ایک تار مظہر ہے کہ سر رابندر ناتھ ٹیگور یہاں پہنچ گئے ہیں - وہ کل یہاں لیکچر دینگے - اور اس کے بعد برگو اور پیرس کی سمت روانہ ہو جائینگے ❊

ممالک متحدہ امریکہ اور لیگ آف نیشنز لنڈن - ۱۶ جون - واشنگٹن کا ایک تار مظہر ہے کہ گورنمنٹ امریکہ لیگ اقوام کی کونسل میں کہ جس کا اجلاس جنیوا میں ہوگا شرکت نہ کریگی ❊

لارڈ کرزن فرانس کیوں گئے؟ پیرس - ۱۷ جون - فرانسیسی اخبار "ٹیمپس" خیال کرتا ہے کہ لارڈ کرزن دول متحدہ سے مشاورت کرنے آئے ہیں - کہ ترکوں اور یونانیوں میں بیچ بچاؤ کر کے صلح کرا دی جائے - اگر یونانی ان شرائط کو تسلیم نہ کریں - تو ان کو ان کی قسمت پر چھوڑ دیا - اگر ترک ان شرائط کو نہ مانیں - تو یونانیوں کو ان کے خلاف مدد پہنچائی جاوے - اس مشاورت میں اطالوی سفیر کو بھی مدعو کیا گیا تھا - سمرنا کا ایک پیغام مظہر ہے کہ یونانی نہایت سرعت سے تیاری کر رہے ہیں -

لنکا شائر کا قضیہ طے ہو گیا لنڈن ۱۷ جون - لنکا شائر میں روئی کا جھگڑا طے ہو گیا ہے ❊

بیروزگاروں کی کثرت لنڈن ۱۷ جون - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ممالک متحدہ برطانیہ میں ۱۰ جون کو ۲۱ لاکھ ۸۵ ہزار بیروزگاروں کی تعداد تھی ❊

ہندوستان اپنا بحری بیڑا بنائے پارلیمنٹ میں امپیریل کانفرنس کے پروگرام پر ایک سرگرم بحث ہوئی - سر جان ریس نے اس امر پر اظہار مسرت کیا کہ امپیریل کانفرنس میں ہندوستان کو حق نیابت دیکر ہندوستانیوں کے حقوق کیساتھ پورا پورا انصاف برتا گیا ہے - جنرل ٹاؤنشنڈ نے کہا کہ یہ بہتر ہوگا کہ نوآبادیاں اور ہندوستان شاہنشاہی گورنمنٹ کو کوئی مالی امداد دینے کے بجائے خود اپنی طور پر اپنے لئے جنگی بیڑے تیار کریں -

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر مالکان کے لئے شائع ہوا)